اسلامیات

القرآن الکریم

باب 1

الف۔ ناظرہ قرآن

سورۃ والضحیٰ، سورۃ الزلزال اور سورۃ القارعۃ

ب۔ حفظ قرآن

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۔
وَاغْفِرْ لَنَا ۔ وَارْحَمْنَا ۔ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ:

اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔

اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا
قَوْلِيْ ۝

ترجمہ:

میرے پروردگار (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے۔ اور میرا کام آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہیں کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔

باب 2

ایمانیات و عبادات

-1 درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال: رسولوں پر ایمان پر قرآنی آیات کی روشنی میں مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: عقیدہ رسالت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ جس کے بغیر کوئی بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے پیغمبر بھیجے جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب حکمت اور دانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

بعثت نبوی سے پہلے دوسرے عقائد اور اعمال کی طرح رسولوں پر ایمان کا عقیدہ بھی غیر واضح تھا۔ کہیں پر انبیاء کرام کو معبود کا درجہ دیا جاتا تھا اور کہیں ان کو ایک عام انسان کے درجے سے بھی نیچے گرادیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس کی وضاحت کی اور بتایا کہ تمام انبیاء کرام اگرچہ عام انسانوں سے بلند ہیں لیکن اس کے باوجود وہ سب کے سب انسان ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انہی میں سے انبیاء مبعوث فرمائے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔

مشرکین مکہ نے بھی یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہمارے جیسے انسان کی بجائے فرشتے کو کیوں نہیں بھیجا تو قرآن میں اس کا جواب یوں دیا گیا ہے۔

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ) اس میں چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی فرشتے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔

سوال 2: عقیدہ رسالت کے تقاضوں پر قرآن و حدیث کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

جواب: عقیدہ رسالت کا اولین تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام پر صدق دل سے ایمان لایا جائے اور انہیں قول و فعل سے سچا مانا جائے۔ آپ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اپنا پروردگار، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول خوشی سے جان لیا تو (سمجھ کہ) اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

عقیدہ رسالت کا ایک جزیہ بھی ہے کہ انبیاء کرام وہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں جس کا انہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔ یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (اُن کی طرف) بھیجا جاتا ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق انبیاء کرام ہر قسم کی غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ احکام الٰہی کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ان کا ہر قول حق اور ہر عمل صحیح ہوتا ہے۔ ہر نبی کی پوری زندگی ایک صاف اور روشن آئینہ کی مانند ہوتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ انسانوں

کے لیے اسوہ حسنہ یعنی ایک مثالی نمونہ مقرر فرماتا ہے اور نبی کی اتباع میں ہی نجات ہوتی ہے۔ رسالت نبی نوع انسان کے لیے عطیہ الٰہی اور سب سے عظیم نعمت ہے۔

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال: رسالت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

جواب: عقیدہ رسالت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر کوئی بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ رسالت کے لفظی معنی پیغام پہنچانے کے ہیں۔

سوال: کیا منصب رسالت محنت و ریاضت سے حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب: منصب رسالت کوئی بھی انسان محنت اور ریاضت سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے جو اس شخص کو ملتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ منتخب فرمائے۔

سوال: عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ یہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے اور یہ تعلیمات قرآن مجید و سنت نبوی کی صورت میں محفوظ ہیں۔

سوال: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔

-3 درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 رسالت کے لفظی معنی کیا ہیں؟ (پیغام، پیغام لینا، پیغام کا پہنچانا)

-2 انبیاء کرام کیا تھے؟ (فرشتہ، جن، انسان)

-3 بعثت انبیاء کا مقصد کیا ہے؟
(ہدایت دینا، اطاعت کرنا، عزت و احترام کرنا)

-4 رسالت کا اولین تقاضا کیا ہے؟
(رسولوں پر ایمان لایا جائے، رسولوں کا احترام کیا جائے، رسولوں کی زیارت کی جائے)

جوابات: (1) پیغام پہنچانا (2) انسان (3) ہدایت دینا (4) رسولوں پر ایمان لایا جائے

-4 صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

-1 انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل کی جاتی ہے۔

-2 اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا ہے تو اس وقت سے رسالت کا سلسلہ بھی قائم کیا ہے۔

-3 تمام انبیاء کرام انسان تھے۔

-4 والدین کی محبت اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جانے کا ذریعہ ہے۔

جوابات: (1) صحیح (2) صحیح (3) صحیح (4) صحیح

-5 خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

-1 نبی کے لفظی معنی .... ہے۔

-2 جس شخص کو اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے منصب رسالت کے لیے منتخب فرماتے ہیں اس کو .... کہتے ہیں۔

-3 حضرت محمد ﷺ سلسلہ .... کی آخری کڑی ہیں۔

-4 تمام انبیاء کرام معاشرہ کے صالح ترین اور .... انسان ہوتے ہیں۔

جوابات: (1) خبر دینے والا (2) رسول (3) رسالت (4) متقی

ب۔ عبادات

-1 درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال: اسلام میں عبادت کے معنی و مفہوم اور اہمیت پر بحث کریں۔

جواب: عبادت عربی زبان کے لفظ عبد سے نکلا ہے جس کے معنی بندگی، اطاعت اور تعمیل حکم کے ہیں

اسلام میں عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا الہ اور رب مان کر اس کی پرستش و بندگی اور اطاعت کی جائے۔ تکلیف اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جائے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (سورۃ فاتحہ)

ترجمہ: اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

سوال 2: اسلام میں عبادت تمام زندگی پر محیط ہے وضاحت کریں۔

جواب: عبادت ہر اُس عمل کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں کیا جائے اس سے معلوم ہوتا ہے ایک مسلمان کے ہر عمل کو جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو عبادت کا نام دیا جاتا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (سورۃ انعام آیت نمبر: 162)

ترجمہ: (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور عبادت کے لیے پیدا کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن (سورۃ

Info Hub HRMS SIS SED

الذریت آیت نمبر: 56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

مختصر یہ کہ قرآن وسنت کی روشنی میں عبادت کے تین پہلو ہیں جن میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ عبادت کے دوسرے پہلو کو حقوق اللہ کہا جاتا ہے۔

عبادت کے تیسرے پہلو کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ یہ انسان کے اس رویے کا نام ہے۔ جو وہ دوسرے انسانوں، حیوانوں اور نباتات کے ساتھ روا رکھتا ہے۔ اس لیے مومن کو تمام انسانوں اور دیگر مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

سوال: عبادت کے لغوی معنی کیا ہیں۔

جواب: عبادت عربی زبان کے لفظ عبد سے نکلا ہے۔ جس کے معنی بندگی، اطاعت اور تعمیل حکم کے ہیں۔

سوال: عبادت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

جواب: اسلام میں عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا الٰہ اور رب مان کر اس کی پرستش و بندگی اور اطاعت کی جائے۔ تکلیف اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جائے۔

سوال: شریعت کے معروف معنوں میں عبات سے کیا مراد ہے؟

جواب: شریعت کے معروف معنوں میں عبادت نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو کہتے ہیں۔ جو اسلام کے نمایاں مظاہر ہیں۔

سوال: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا ترجمہ و تشریح کریں۔

جواب: ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی بات کہنا۔

تشریح: ہمیں چاہیے کہ ہم اسلام کے صحیح اصولوں کے مطابق قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بسر کریں۔ تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

-3 خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کریں۔

(1) عبادت عربی زبان کے لفظ "............" سے نکلا ہے۔

(2) عبادت کے معنی بندگی، .... اور تعمیل حکم کے ہیں۔

(3) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور .... کے لئے پیدا کیا ہے۔

(4) نماز .... سے روکتی ہے۔

جوابات: (1) عبد (2) اطاعت (3) عبادت (4) فحش اور برے کاموں

-4 صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

(1) سورہ فاتحہ میں مومن کو ایک اللہ سے مدد مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(2) زکوٰۃ فحش اور برائیوں سے روکتی ہے۔

(3) روزے کی فرضیت کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔

(4) حج کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہو جانے سے روکنا ہے۔

جوابات: (1) صحیح (2) صحیح (3) صحیح (4) صحیح

-5 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) سبق میں عبادت کے کتنے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے؟
(دو، تین، چار)

(2) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس لئے پیدا کیا ہے؟
(عبادت کے لئے، کمانے کے لئے، کھانے کے لئے)

(3) عبادت کا اولین مقصد کیا ہے؟
(اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا، والدین کی خدمت کرنا)

(4) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟
(بندوں کے حقوق، والدین کے حقوق، اللہ تعالیٰ کے حقوق)

جوابات: (1) چار (2) عبادت کے لیے (3) اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا (4) بندوں کے حقوق

2- دعا کی اہمیت و فضیلت

-1 درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: اسلام میں دعا کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں دعا کی بہت فضیلت آئی ہے۔ دعا کو بہترین عبادت کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کے قریب وہ بندے ہوتے ہیں جو زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے کہ بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

سوال 2: دعا کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟

جواب: دعا عربی زبان میں پکارنے اور مانگنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔ دعا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی سے نہ مانگی جائے۔ انسان پیدائشی کمزور اور محتاج ہوتا ہے۔ ضرورت اور تکلیف کے وقت انسان دوسروں کو پکارتا ہے اور مدد کا طالب گار رہتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں مومنوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا کریں اس لیے کہ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

Info Hub HRMIS SIS SED

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: قرآن مجید میں مومنوں کو کس سے مدد مانگنے کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں مومنوں کو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔

سوال 2: دعا کس چیز کا نام ہے؟

جواب: دعا عربی زبان میں پکارنے اور مانگنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔

سوال 3: مستجیب الدعوات کون سی ذات ہے؟

جواب: مستجیب الدعوات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یا اللہ تعالیٰ جسے چاہے مستجیب الدعوات بنادے۔

سوال 4: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں مومنین کو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہوتا ہے جو زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- عربی زبان میں دعا کا کیا معنی ہے؟
(پکارنا، خاموش رہنا، رونا)

2- اللہ تعالیٰ انسان کے کون سے عضو سے بھی زیادہ قریب ہے؟
(دل، شہ رگ، دماغ)

3- حدیث طیبہ کی رو سے رحمت کے دروازے کس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔
(جو دعا کا دروازہ کھول دے، جو مسجد کا دروازہ کھول دے، جو گھر کا دروازہ کھول دے)

4- دعا کی قبولیت کی اساس کیا ہے؟
(خلوص نیت، محنت، دوسروں کی مدد)

جوابات: (1) پکارنا (2) شہ رگ (3) جو دعا کا دروازہ کھول دے (4) خلوص نیت

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

1- اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا انسان کی فطرت کا تقاضا ہے۔

2- دعا سے انسانی تقدیر ہی بدل جاتی ہے۔

3- صبر کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔

جوابات: (1) صحیح (2) صحیح (3) غلط

5- خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1- دعا عربی زبان میں .... کو کہتے ہیں۔

2- اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام جو .... سے مانگی جائے۔

3- عمل کے لئے ضروری ہے کہ وہ .... کے مطابق ہو۔

4- اللہ تعالیٰ انسان کی .... سے بھی زیادہ قریب ہے۔

جوابات: (1) پکارنے اور مانگنے (2) اللہ تعالیٰ (3) قرآن پاک (4) شہ رگ

3- زکوٰۃ (فضیلت اور معاشرتی اہمیت)

1: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت پر قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں بحث کریں۔

جواب: زکوٰۃ ایک اہم مالی عبادت کے ساتھ ساتھ ایک معاشرتی اصلاحی عمل بھی ہے۔ جس سے بہت ساری برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ معاشرے میں زیادہ تر بگاڑ اور معاشرتی خرابیاں دولت کی کثرت اور قلت سے پیدا ہوتی ہیں۔

کثرت دولت کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (سورۃ التکاثر آیت نمبر: 1،2)

ترجمہ: (لوگو) تم کو زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے کی خواہش نے غفلت میں ڈالے رکھا۔ یہاں تک تم نے قبریں جا دیکھیں۔

سوال 2: زکوٰۃ کی اہمیت قرآن و حدیث کی رو سے کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ قرآن مجید میں ایمان کے بعد جہاں بھی اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے تو بالعموم دو اعمال یعنی نماز اور زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے۔ ایک سچے مومن کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا اور قیامت کے دن ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

سوال 1: زکوٰۃ کا لفظی معنی کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاک کرنے کے ہیں۔

سوال 2: زکوٰۃ کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ ایک اہم مالی عبادت کے ساتھ ساتھ ایک معاشرتی اصلاحی عمل بھی ہے جس سے بہت ساری برائیوں کا خاتمہ ہو

Info Hub HRMS SIS SED

جاتا ہے۔

سوال 3: قرآن مجید میں مال جمع کرنے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: جو مال جمع کرتا ہے۔ اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔ شاید وہ خیال کرتا ہے۔ اس کا مال اس کی ہمیشہ زندگی کا موجب ہوگا۔

سوال 4: قرآن مجید میں ایک سچے مومن کی کون سی صفات بتائی گئیں ہیں۔

جواب: جو لوگ ایمان لائے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا۔ اور قیامت کے دن ان کو نہ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- زکوٰۃ کا لفظی معنی کیا ہے؟
(پاک کرنا، عبادت کرنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا)

2- زکوٰۃ کا دوسرا نام کیا ہے؟ (صدقہ، سخاوت، شجاعت)

3- زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک مومن کے دل میں کیا احساس پیدا ہوتا ہے؟
(مال و دولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی نعمت ہے، مال و دولت اس کی محنت کا نتیجہ ہے، مال و دولت جس طرح چاہے خرچ کر سکتا ہے)

4- قرآن مجید کی رو سے انسان کو کس چیز کی حرص نے غفلت میں رکھا ہے؟
(کثرت مال، آسائش، زندگی)

جوابات: (1) پاک کرنا (2) صدقہ (3) مال و دولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی نعمت ہے (4) کثرت مال

4- صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

1- زکوٰۃ ایک جسمانی عبادت ہے۔

2- زکوٰۃ ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے۔

3- زکوٰۃ کا دوسرا نام قربانی بھی ہے۔

4- زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی ہے۔

جوابات: (1) غلط (2) درست (3) غلط (4) درست

5- خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1- قرآن مجید ایمان کے بعد جہاں بھی اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے تو بالعموم دو اعمال یعنی .... کا ذکر آتا ہے۔

2- زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی .... ہے۔

3- زکوٰۃ انسانوں کے درمیان .... کا نام ہے۔

4- ہر غیبت کرنے والے اور .... دینے والے کے لیے خرابی ہے۔

جوابات: (1) نماز اور زکوٰۃ (2) پاک کرنا (3) ہمدردی ایک دوسرے کی معاونت و امداد (4) طعنہ

باب 3 سیرت طیبہ

1- درج ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: فتح مکہ کے اسباب بیان کریں۔

جواب: قریش نے اپنے حلیف قبیلہ بنوبکر کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور صلح حدیبیہ کو توڑ دیا۔ قبیلہ بنوخزاعہ نے جب حرم شریف میں پناہ لی تو انہیں وہاں بھی نہ چھوڑا اور بے دردی سے قتل کیا۔ اس وجہ سے بنوخزاعہ کے چند سردار حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمانوں سے قریش کی اس زیادتی کا بدلہ لینے کی درخواست کی۔

سوال 2: فتح مکہ کے واقعات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضور نبی اکرم ﷺ دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ آپؐ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم روزہ سے تھے۔ 10 رمضان 8 ہجری مغرب کے وقت مقام کرید پر پہنچے تو روزہ افطار کیا۔ پھر روانہ ہوئے اور مکہ کے قریب ''مرالظہران'' پر پہنچ کر قیام کیا۔ قریش کو خبر ملی کہ مسلمان اُن کے سر پر آپہنچے ہیں۔ تو ان کے سب سے بڑے سردار ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس خبر کی تحقیق کے لیے نکلے اور دیکھا کہ میدان مسلمانوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور ساری فضا آگ کے شعلوں سے روشن تھی۔ وہ اس قدر تعداد میں مسلمانوں کو دیکھ کر سہم گئے اور ہکا بکا رہ گئے۔

اسی حالت میں اسلامی لشکر کے پہرے داروں نے انہیں دیکھ لیا اور انہیں پکڑ لیا۔ پھر اُسے رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھتے ہی تلوار میان سے نکال لی اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ اجازت دیجئے کہ آج خدا کے اس دشمن کی گردن اڑا دوں رحمت عالم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کہنے پر معاف کر دیا۔

ابوسفیان رات بھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خیمے میں رہے۔ ابوسفیان رسول اللہ کی شفقت اور رحم دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔ اور کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

سوال 3: فتح مکہ کے وقت رسول کریمؐ نے لشکر اسلام کو کون سی ہدایت دی تھیں؟

جواب: بیس رمضان 8 ھ کو جمعہ کے دن نبی کریمؐ نے حکم دیا

کہ فوج مختلف راستوں سے شہر میں داخل ہو اور ان ہدایات کی پابندی کرے۔

لشکر اسلام کی ہدایات:

-1 جو شخص ہتھیار پھینک دے اُسے قتل نہ کیا جائے۔
-2 جو شخص خانہ کعبہ کے اندر پناہ لے اُسے قتل نہ کیا جائے۔
-3 جو شخص اپنے گھر کے اندر رہے اُسے قتل نہ کیا جائے۔
-4 جو شخص ابوسفیان اور حکیم ابن حزام کے گھر میں پناہ لے اُسے قتل نہ کیا جائے۔
-5 بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرنا۔
-6 بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: فتح مکہ کس سن ہجری میں ہوا؟
جواب: بیس رمضان 8 ہجری جمعہ کے دن مکہ فتح ہوا۔

سوال 2: لشکر اسلام نے مکہ مکرمہ کے قریب کس جگہ قیام کیا؟
جواب: مکہ کے قریب مرالظہر ان کے مقام پر قیام کیا۔

سوال 3: فتح مکہ میں لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟
جواب: فتح مکہ میں لشکر اسلام کی تعداد دس ہزار صحابہ کرامؓ تھے۔

سوال 4: لشکر اسلام کی خبر لینے کے لیے مکہ مکرمہ کا کون سا سردار مسلمانوں کے پاس آیا تھا؟
جواب: لشکر اسلام کی خبر لینے کے لیے مکہ مکرمہ کا سردار ابوسفیان آیا تھا۔

-3 درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 قریش نے اپنے حلیف قبیلہ سے مل کر کس کو قتل کیا؟
(بنی خزاعہ کے آدمی کو، بنی ہاشم کو، بنی بکر کو)
-2 مکہ کے قریب نبی کریم ﷺ نے کہاں قیام کیا؟
(مرالظہر ان پر، عرفات پر، جدہ پر)
-3 نبی کریم ﷺ نے کلید کعبہ کس کے حوالے کی؟
(عثمان ابن ابی طلحہ کے، ابوسفیان کے، حضرت عباسؓ کے)
-4 کفار مکہ کے بارے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا؟
(قتل کرنے کا، معاف کرنے کا، قیدی بنانے کا)

جوابات: (1) بنوخزاعہ کے آدمی کو (2) مرالظہر ان پر (3) عثمان ابن ابی طلحہ (4) معاف کرنے کا

-4 صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

-1 10 ھ میں مکہ فتح ہوا۔
-2 فتح مکہ میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار تھی۔
-3 خالد بن ولید کے دستے نے مزاحمت نہ کی۔
-4 کلید کعبہ بنی ہاشم کے حوالہ کی گئی۔

جوابات: (1) درست (2) درست (3) غلط (4) درست

-5 خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

-1 حق آ گیا اور.............. نابود ہو گیا۔
-2 فتح مکہ کے وقت.............. خانہ کعبہ کا کلید بردار تھا۔
-3 نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے.............. میں روانہ ہوئے۔
-4 مسلمان پہرہ داروں نے مکہ کے سردار .... کو پکڑ لیا تھا۔

جوابات: (1) باطل (2) عثمان بن طلحہ (3) قافلے (4) ابوسفیان

2- غزوہ حنین

-1 درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں:

سوال 1: غزوہ حنین کے اسباب کیا تھے؟

جواب: مسلمان اس وقت خلاف عادت اپنی کثرت اور ساز و سامان دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور بعض صحابہ کرامؓ کی زبان پر یہ کلمات آ گئے۔ کہ آج ہم مغلوب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کرنے کے لیے یہ صورت ظاہر کی تا کہ مسلمان سمجھ لیں کہ ہماری فتح و شکست ہمارے ہاتھوں اور تیروں، تلواروں کا کھیل نہیں بلکہ اس میں نصرت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ بدر میں بے سرو سامانی کے ساتھ فتح اور حنین میں اس قدر ساز و سامان کے باوجود شکست کا یہی راز تھا۔

سوال 2: غزوہ حنین کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: فتح مکہ کے بعد اسلام عرب کے بیشتر حصوں میں پھیل گیا عرب میں کثرت سے وہ لوگ تھے جو اسلام کی حقانیت کا پورا یقین رکھنے کے باوجود قریش کے ڈر سے مسلمان نہ ہوئے وہ فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے۔ فتح مکہ کے بعد وہ سب کے سب جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے باقی عرب کی بھی ہمت نہ رہی کہ اسلام کے مقابلے میں کھڑے ہوں۔

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

سوال 1: غزوہ حنین کس سن ہجری میں پیش آیا تھا؟
جواب: 6 شوال 8 ہجری کو غزوہ حنین پیش آیا تھا۔

سوال 2: لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟
جواب: لشکر اسلام کی تعداد بارہ ہزار تھی۔

سوال 3: غزوہ حنین کن قبائل کے ساتھ ہوا تھا؟

Info Hub HRMS SIS SED

جواب: غزوہ حنین بنوثقیف اور ہوازن کے ساتھ ہوا تھا۔

سوال 4: مالک بن عوف نے اپنے قبیلے کو کیا مشورہ دیا تھا؟

جواب: مالک بن عوف نے اپنے سپاہیوں کو قلعہ طائف میں ٹھہرنے کا مشورہ دیا۔

-3 درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 مالک بن عوف اپنے سپاہیوں کو لے کر کہاں ٹھہرا؟
(قلعہ طائف، تبوک، وادی حنین)

-2 **غزوہ حنین کون سے قبائل کے ساتھ پیش آیا تھا؟**
(طائف کے، نجد کے، مدینہ کے)

-3 **غزوہ حنین میں کافروں کا سردار کون تھا۔**
(مالک بن عوف، شیبہ، ولید)

-4 **غزوہ حنین کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟**
(معافی کا، ملک بدری کا، قتل کا)

جوابات: (1) قلعہ طائف (2) طائف کے (3) مالک بن عوف (4) معافی کا

-4 صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

-1 غزوہ حنین کے قیدیوں کو قتل کیا گیا تھا؟
-2 غزوہ حنین 13ھ میں پیش آیا تھا۔
-3 بنوثقیف اور ہوازن نے شروع ہی سے اسلام قبول کیا تھا۔
-4 غزوہ حنین میں کافر بھی لشکر اسلام میں شامل ہوئے تھے۔

جوابات: (1) غلط (2) غلط (3) غلط (4) غلط

-5 خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

-1 فتح مکہ کے بعد غزوہ.......... پیش آیا تھا۔
-2 فتح مکہ کے اکثر قبائل مسلمان ہوئے مگر بنو ثقیف اور .... نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔
-3 غزوہ حنین میں کفار کا سردار.......... تھا۔
-4 غزوہ حنین میں نبی کریمؐ.......... زرہیں پہنے ہوئے تھے۔

جوابات: (1) حنین (2) بنوحوازن (3) مالک بن عوف (4) دو

3- غزوہ تبوک

-1 درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: غزوہ تبوک کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: غزوہ تبوک کی اہمیت درج ذیل ہے:

-1 مسلمانوں کا رعب چھا گیا۔
-2 بغیر لڑائی کے بہت سے قبائل اسلام کے زیر اثر آ گئے۔
-3 شام اور روم کی فتح کے دروازے کھل گئے اور یہ کام آسان ہو گیا۔
-4 بجائے اس کے کہ کوئی مدینہ پاک پر حملہ آور ہو حضورﷺ نے خود ارادہ کرنے والوں کو سبق سکھانا چاہا۔ قحط سالی میں جزیے سے مسلمانوں کی کچھ مدد ہو گئی۔

سوال 2: غزوہ تبوک کے واقعات اور اثرات پر تفصیلی بحث کریں:

جواب: واقعات:

9 ہجری میں حضورﷺ کو اطلاع ملی کہ شام کا عیسائی قیصر روم کی مدد سے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ قحط کا سال تھا موسم بھی گرم تھا اور سفر بھی دور کا تھا۔ مسلمانوں کے پاس تھا بھی کچھ نہیں۔ چنانچہ جنگ کے لیے چندہ کی ضرورت پیش آئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر کا سارا سامان زادِ راہ کے لیے لے آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ اپنے گھر کا آدھا سامان لائے۔ اسی طرح دوسرے دولت مند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بڑی بڑی رقمیں چندے میں دیں۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی چندہ میں حصہ لیا۔

جب لشکر کا سامان تیار ہو گیا تو رسول اکرمﷺ نے تیس ہزار لشکر لے کر روانہ ہوئے اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو عنایت فرمایا۔

تبوک کے مقام پر آپﷺ نے قیام فرمایا۔ آپؐ دس روز تک وہاں ٹھہرے مگر کوئی مقابلے کے لیے نہ آیا۔ آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کر کے اسلام کی پناہ میں آ گئے۔

اثرات:

-1 دشمن پر مسلمانوں کا رعب چھا گیا۔
-2 شام اور روم کی فتح کے لیے آسانی ہو گئی۔
-3 مسلمانوں کو جزیہ سے مدد ہو گئی۔

مختصر سوالات

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: غزوہ تبوک کس سن ہجری میں ہوا؟

جواب: غزوہ تبوک 9 ہجری میں ہوا۔

سوال 2: غزوہ تبوک میں حضرت عثمان غنیؓ نے چندے میں کیا دیا؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے دس ہزار دینار، تین سو اونٹ دیگر ساز و سامان کے علاوہ پچاس گھوڑے بھی پیش کیے۔

سوال 3: غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کتنا حصہ ڈالا؟

جواب: غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنا سارا مال و

متاع جس کی قیمت چالیس ہزار دینار درہم بھی چندہ میں دیا۔

سوال 4: غزوہ تبوک میں مسلمان خواتین نے کس طرح مدد کی؟

جواب: غزوہ تبوک میں مسلمان خواتین نے اپنا اپنا زیورا تار کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

-3 **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

-1 غزوہ تبوک کون سے موسم میں ہوا تھا؟
(گرمی، سردی، بہار)

-2 غزوہ تبوک میں مسلمانوں کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟
(ابوبکرصدیقؓ، عثمان غنیؓ، عمرفاروقؓ)

-3 غزوہ تبوک میں سب سے زیادہ چندہ کس نے دیا تھا؟
(عثمان غنیؓ نے، ابوبکرصدیقؓ نے، عمرفاروقؓ نے)

-4 مقام تبوک میں نبی کریم ﷺ نے کتنے دن قیام کیا تھا؟
(دس دن، بیس دن، ایک ماہ)

جوابات: (1) گرمی (2) ابوبکرصدیقؓ (3) ابوبکرصدیقؓ (4) دس دن

-4 **صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔**

-1 غزوہ تبوک فتح مکہ سے پہلے پیش آیا تھا۔

-2 غزوہ تبوک مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ہوا تھا۔

-3 مردوں کے علاوہ بچوں نے بھی اس چندہ میں دل کھول کر حصہ لیا تھا۔

-4 غزوہ تبوک میں جھنڈا حضرت عثمان غنیؓ کو ملا تھا۔

جوابات: (1) غلط (2) غلط (3) غلط (4) غلط

-5 **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔**

-1 سن .... ہجری میں رسول اکرم ﷺ کو عیسائیوں کی طرف سے مدینہ پر حملہ کرنے کی خبر دی۔

-2 یہ سال .... کا تھا۔

-3 .... نے اپنا سارا مال و متاع نبی کریمؐ کے قدموں میں لا کر رکھ دیا۔

-4 غزوہ تبوک میں مسلمانوں کی تعداد .... تھی۔

جوابات: (1) 9 ہجری (2) قحط (3) حضرت ابوبکرصدیقؓ (4) تیس ہزار

-4 خطبہ حجۃ الوداع

-1 **درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔**

سوال 1: حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ خطبہ آخری حج کے موقع پر دیا گیا اس حج کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ حج نہ کیا لہٰذا اسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

سوال 2: خطبہ الوداع کے اہم نکات کیا ہیں؟

جواب: اہم نکات:

-1 جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں کے نیچے ہیں۔

-2 عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

-3 ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی اور تم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہو۔

-4 جاہلیت کے تمام خون باطل کر دیئے گئے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن حارث کا خون باطل کرتا ہوں۔

-5 جاہلیت کے تمام سود معاف۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔

-6 عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر ہے۔

-7 تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو قیامت تک اس طرح محترم ہے، جس طرح آج کا دن، یہ مہینہ اور شہر محترم ہے۔

-8 میں تم میں ایک چیز چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز قرآن حکیم ہے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف لانا اور کفر و شرک کی تمام صورتوں کا خاتمہ کرنا تھا۔

سوال 2: نبی کریم ﷺ نے آخری حج کب ادا کیا؟

جواب: 10 ہجری۔

سوال 3: حجۃ الوداع میں کم و بیش کتنے مسلمان تھے؟

جواب: حجۃ الوداع میں کم و بیش ایک لاکھ مسلمان تھے۔

سوال 4: "لبیک اللّٰھم لبیک .... لاشریک لک" ترجمہ کریں۔

جواب: اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں۔ بادشاہی تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

-3 **خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کریں۔**

(1) .... سن دس ہجری کو آپؐ نے غسل فرما کر چادر اور

Info Hub HRMS SIS SED

تہبند باندھی اور نماز ظہر کے بعد مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔

(2) مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر .... کے مقام پر رات گزاری۔

(3) جاہلیت کے تمام دستور میرے .... کے نیچے ہیں۔

(4) جاہلیت کے تمام خون .... کر دیے گئے۔

جوابات: (1) دس ہجری (2) ذوطیفہ (3) قدموں (4) باطل

4- صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

(1) محرم سن دس ہجری نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(2) عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

(3) خطبۃ الوداع کے موقع پر آپ قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے۔

(4) جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیئے' سب سے پہلے میں اپنے خاندان' عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

جوابات: (1) غلط (2) صحیح (3) درست (4) درست

5- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مدینہ منورہ سے نکل کر آپ نے رات کہاں گزاری؟
(مقام ذوالخلیفہ' مقام عرفات' منیٰ)

(2) آپ نے حج کے مشاغل سے فراغت کب حاصل کی؟
(14 ذی الحجہ' 15 ذی الحجہ' 16 ذی الحجہ)

(3) "لَبیکَ" کے معنی کیا ہیں؟
(میں حاضر ہوں' میں جانتا ہوں' میں گواہی دیتا ہوں)

(4) رسول اللہ ﷺ نے خطبۃ الوداع کے موقع پر کون سی چیز کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تاکید فرمائی تھی؟
(قرآن حکیم' فقہ' علم الکلام)

جوابات: (1) مقام ذوالحلیفہ (2) 14 ذی الحجہ (3) میں حاضر ہوں (4) قرآن حکیم

5- وصال

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: نبی کریم ﷺ کے وصال پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: 26 صفر 11 ہجری کو آپ نے روم کے لیے ایک لشکر تیار کیا جس میں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ یہ لشکر ابھی روانہ ہوا تھا کہ آپ ﷺ کو بخار ہو گیا۔ یہ بخار تیرہ روز تک جاری رہا۔ جب آپ کا مرض شدید ہو گیا تو ازواج مطہرات سے اجازت لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک میں آ گئے۔ مرض بڑھتا گیا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کی اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سترہ نمازیں پڑھائیں۔ ایک روز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر ممبر کی نچلی سیڑھی پر بیٹھ کر ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے۔ سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متعلق فرمایا انہیں اپنا خلیل بنالو۔

دو ربیع الاول دوشنبہ کے روز ظہر کے بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

سوال 2: نبی کریم ﷺ نے بیماری کی حالت میں جو بلیغ خطبہ دیا تھا اس کے اہم نکات کون کون سے ہیں؟

جواب: بیماری کے دوران خطبہ:

آپ لوگ نبی کی موت سے ڈر رہے ہیں۔ مجھ سے پہلے بھی بہت نبی آئے اور وصال فرما گئے اور فرمایا کہ اب میری اور آپ کی ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ حوض کوثر سے پانی پیے اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو فضول اور غیر ضروری باتوں سے روکے۔ مہاجرین سے اچھا سلوک کیا جائے اور فرمایا کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں تو ان کے احکام اور بادشاہ ان سے انصاف کرتے ہیں۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: نبی کریم ﷺ نے آخری لشکر کون سا ترتیب دیا تھا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے آخری لشکر روم کے خلاف تیار کیا تھا۔

سوال 2: کون سے مہینے اور کس سن ہجری میں آپ بیمار ہوئے تھے؟

جواب: آپ ﷺ نے بارہ ربیع الاول 11 ہجری میں بیمار ہوئے۔

سوال 3: رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے دوران امامت کے فرائض کس نے انجام دیے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے دوران امامت کے فرائض حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انجام دیئے۔

سوال 4: نبی کریم ﷺ کی وفات کس سن ہجری میں ہوئی تھی؟

جواب: 11 ہجری کو نبی کریم ﷺ نے وفات پائی۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 نبی کریم ﷺ نے کس کو آخری لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تھا؟
(حضرت اسامہؓ کو' حضرت ابوبکرؓ کو' حضرت عمرؓ کو)

-2 28 صفر 11ھ چہارشنبہ کی رات آپ کون سے قبرستان میں تشریف لے گئے تھے؟
(شہدائے احد' شہدائے بدر' بقیع غرقد)

Info Hub HRMS SIS SED

3- نبی کریمؐ نے کس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی؟
(مہاجرین' انصار' اہل مکہ)
4- آپؐ نے زندگی کے آخری لمحات کہاں گزارے؟
(حجرہ عائشہؓ میں' سودہؓ کے حجرے میں' حفصہؓ کے حجرے میں)

جوابات: (1) حضرت اسامہؓ (2) بقیع غرقد (3) مہاجرین (4) حجرہ حضرت عائشہؓ

4- **صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**
1- صفر کے مہینے 11ھ کو آپؐ بیمار ہوئے۔
2- تقریباً 40 دن آپؐ بیمار رہے۔
3- آپؐ کی زندگی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔
4- اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور خلیل بناتا تو عمر کو بناتا۔

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) درست (4) غلط

5- **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔**
1- آخری لشکر اسلام کے امیر...... نبی کریمؐ نے خود بنایا تھا۔
2- سن...... ہجری میں آپؐ بیمار ہوئے تھے؟
3- تقریباً...... روز متواتر آپؐ علیل رہے۔
4- آخری آرام آپؐ نے حضرت...... کے حجرے میں فرمایا تھا۔

جواب: (1) حضرت اسامہؓ (2) 11ہجری (3) تیرہ (4) عائشہؓ

باب 4

1- اخلاق و آداب

1- **مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔**

سوال 1: سخاوت کی فضیلت قرآن مجید اور نبی کریمؐ کی اسوۂ حسنہ کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: سخاوت: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خیرات دینے کو سخاوت کہتے ہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں سخاوت کی فضیلت: مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اور وہ ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقے سے ہوں''

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا ''کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو وہ اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے۔ ایک اور جگہ پر فرمایا ''اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اس کی محبت میں مسکین' یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی خاطر تمہیں کھلا رہے ہیں تم سے کسی بدلے یا شکریے کے طلب گار نہیں''

حضورؐ کے اسوۂ حسنہ سے سخاوت:

آپؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو سخاوت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ''اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے ایک اشرفی میرے پاس باقی رہ جائے۔ میں یہ چاہوں گا کہ اس کو اللہ کے بندوں میں دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے بانٹ دوں''۔

آپؐ نے سخاوت کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ''سخی اللہ کا دوست ہے۔ اگر چہ وہ گنہگار ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے اگر چہ وہ عبادت گزار ہو۔

سوال 2: بخل ایک بری خصلت ہے۔ اس پر نوٹ لکھیں۔

جواب: بخل: بخل سے مراد ہے کہ انسان دولت رکھتے ہوئے بھی نہ تو اپنی جائز ضروریات پوری کرنے اور نہ ہی دوسرے ضرورتمندوں کو دے بلکہ دولت جمع کرنے کی دھن میں لگا رہے۔

بخل کی دولت:

بخل بری اور ناپسندیدہ صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بخل سے بچنے کی انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے' بروقت اسے گنتے رہنا اور دولت کا لالچ کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے ''کیا دولت جمع کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ایسے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔''

بخل کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جو کوئی بخل کرتا ہے بے شک اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔''

مختصر سوالات

2- **درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔**

سوال 1: سخاوت کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد جو بچ جائے اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرنے کو سخاوت کہتے ہیں۔

سوال 2: نبی اکرمؐ نے مال کی حقیقت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: نبی کریمؐ نے مال کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا ''ابن آدم کہتا ہے' میرا مال' میرا مال حالانکہ اس کے مال کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ جو کھا لیا ختم ہو گیا' جو پہن لیا پرانا کر دیا البتہ جو صدقہ کیا وہ بچا لیا''

سوال 3: بخل کا مطلب واضح کریں۔

جواب: بخل کا مطلب کنجوسی ہے یعنی اپنی' والدین اور اولاد کی جائز ضرورتوں کو نظر انداز کر کے مال و دولت کو اکٹھے کرتے رہنا اور خرچ نہ کرنا۔

سوال 4: قیامت کے دن بخیلوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا؟

جواب: قیامت کے دن بخیلوں کا مال گرم کر کے ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نے خرید کر آزاد کیا؟
(حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

2- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کون سی خوبی تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے؟ (بہادری' فیاضی' مالداری)

3- جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کیا کرتا ہے؟
(پیار' بخل' ہمدردی)

4- بروز قیامت مال میں بخل کرنے والوں کی گردنوں میں کیا ڈالا جائے گا؟ (طوق' ہار' رسی)

جوابات: (1) حضرت ابوبکر صدیقؓ (2) فیاضی (3) بخل (4) طوق

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

1- بخل کا مطلب یہ ہے کہ انسان ضرورت کے وقت روپے پیسے کو عزیز نہ رکھے اور ضرورت مند کی مدد کرے۔

2- مدینہ منورہ میں یہودی سے کنواں خرید کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

3- خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کی جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے۔

4- مال جمع کرنے' ہر وقت اس کو گننے اور دولت کا لالچ کرنے والوں کی دین میں تعریف کی گئی ہے۔

جوابات: (1) غلط (2) درست (3) درست (4) غلط

5- خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1- اللہ تعالیٰ کی رضا اور .... کی خاطر اپنا مال ضرورتمندوں کی مدد کے لیے خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

2- اور وہ اُن کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود .... سے ہوں۔

3- نبی کریم ﷺ کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے خرچ کرنے میں بھی .... کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

4- اسلام میں بخل کی .... کی گئی ہے۔

جوابات: (1) خوشنودی (2) فاقے (3) میانہ روی (4) مذمت

2- میانہ روی

1- مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب کوئی کام افراط اور تفریط سے بچ کر کیا جائے اسے میانہ روی کہتے ہیں۔

اہمیت: اسلام ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ میانہ روی اختیار کرنا عاجزی' بندگی اور شرافت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کی ان احادیث مبارکہ سے ہوتا ہے جن میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا ''جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہیں''

مساوات' اخلاق اور خرچ میں ہمیشہ میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

''اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رکھ اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دے۔''

سوال 2: قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں میانہ روی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **عبادات میں میانہ روی:**

اسلام میں عبادات کی بڑی اہمیت ہے لیکن اس کے باوجود اسلام نے ان میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم عبادات کے شوق میں حد سے بڑھ گئے تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں راہ اعتدال کا درس دیا اور فرمایا ''نماز بھی پڑھو' آرام بھی کرو' نفلی روزہ بھی رکھو اور کبھی چھوڑ دو بھی' کیونکہ تم پر تمہارے جسم کا حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی تم پر حق ہے۔ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اسی طرح تہجد بھی ادا کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں''

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: عبادات میں میانہ روی اختیار کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عبادات اگرچہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں مگر اتنی عبادت بھی نہیں کرنی چاہیے کہ اپنی اولاد اور گھر کے اخراجات پورے

Info Hub HRMS SIS SED

کرنے کے لیے محنت مزدوری بھی نہ کر سکے یا جسم تھک جائے اور بیمار ہو جائے۔

سوال 2: اخلاق میں میانہ روی کے بارے میں اسلام کی تعلیمات بیان کریں۔

جواب: اخلاق میں میانہ روی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کم بولے، فضول باتوں سے پرہیز کرے۔ چال ڈھال میانہ رکھے۔ آواز اتنی رہے کہ ہر کوئی سن سکے مگر چیخ و پکار کسی کو بری نہ لگے۔ کم خرچ کرے اور فضول خرچی سے بچے۔ سادہ کپڑے ہوں مگر اجلے۔ زمین پر اترا کر نہ چلے۔ لوگوں کی عزت کرے اور اپنی عزت کروائے۔

سوال 3: خرچ میں میانہ روی کا مطلب واضح کریں۔

جواب: خرچ میں میانہ روی کا مطلب یہ ہے کہ خرچ اپنی اوقات سے زیادہ نہ کرے۔ یہ نہ کرے آج تو عیش و عشرت میں گزار دے اور مستقبل میں وہ خود اور اس کی اولاد بھوکوں مرے۔ نہ اتنی کنجوسی کرے کہ وہ خود اس کی اولاد اپنی ضرورتیں بھی پوری نہ کریں۔

سوال 4: میانہ روی سے متعلق ایک آیت کریمہ اور ایک حدیث مبارک ترجمہ کے ساتھ لکھیں۔

جواب: آیت کریمہ: وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ

ترجمہ: ''اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رکھ اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دے''

حدیث مبارک: مَاعَالَ مَنِ اقۡتَصَدَ.

ترجمہ: ''جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہیں۔''

-3 **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

-1 گفتگو کس طرح کرنی چاہیے؟
(بلند آواز سے، نیچی آواز سے، بہت تیز آواز سے)

-2 کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اہم اور بہترین اصول کیا ہے؟
(دولتمندی، عاجزی، میانہ روی)

-3 اسلام نے خرچ کرنے کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟
(میانہ روی، بخل، اسراف)

-4 اسلام میں خوشی اور غم دونوں حالتوں میں کون سا طرز عمل اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟
(شکر و صبر، غرور و تکبر، نمود و نمائش)

جوابات: (1) نیچی آواز سے (2) میانہ روی (3) میانہ روی (4) شکر و صبر

-4 **صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

-1 افراط و تفریق سے بچنے کو میانہ روی کہتے ہیں۔

-2 جس نے میانہ روی اختیار کی کبھی مالدار نہیں ہوگا۔

-3 گفتگو کے دوران دوسروں کی بات کاٹنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ چلا چلا کر گفتگو کرنا کوئی بری صفت ہے۔

-4 اسلام ہمیں ترک دنیا اور رہبانیت سے منع کرتا ہے۔

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) غلط (4) درست

-5 **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔**

-1 اسلام ہمیں زندگی کے تمام .... میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔

-2 آپ نے فرمایا بہترین کام وہ ہے جس میں .... ہو۔

-3 رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو خرچ کرتے ہیں تو .... نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔

-4 ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور لوگوں سے اچھے .... سے بات کرو۔

جوابات: (1) کاموں (2) میانہ روی (3) فضول خرچی (4) طریقے

-3 مساوات

-1 **تفصیلی جواب دیں۔**

سوال 1: اسلام نے مساوات اور برابری کے کیا اصول مقرر کیے ہیں؟

جواب: اسلام نے بتایا ہے کہ

-i تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اس ناطے سے سب کے حقوق یکساں ہیں۔

-ii اللہ تعالیٰ کی نظر میں آقا اور غلام، چھوٹا اور بڑا، امیر اور فقیر سب مساوی حقوق رکھتے ہیں۔

-iii اگر کسی کو کوئی مرتبہ یا مقام حاصل ہے تو وہ صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے ہے۔

-iv کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔

-v اسلام دین فطرت ہے جو ہمیں مساوات کا درس دیتا ہے۔

-vi اسلامی مساوات وطن، قوم، نسل، رنگ اور زبان کی تفریق سے بالاتر ہے۔

سوال 2: اسلامی مساوات پر اسوۂ حسنہ کی روشنی میں نوٹ تحریر کریں۔

جواب: حضور نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے درس مساوات دیتے ہوئے فرمایا
''لوگو تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے۔ تم میں سے

Info Hub HRMS SIS SED

اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے متقی اور پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ کسی کالے کو کسی سرخ پر اور کسی سرخ کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے مساوات کا جو اعلیٰ نمونہ پیش کیا دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

i- مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپ بھی صحابہ کرامؓ کے ہمراہ گارا، پتھر اور لکڑی وغیرہ اٹھا کر لاتے۔

ii- غزوہ احزاب کے دوران آپ بھی خندق کی کھدائی میں صحابہ کرامؓ کے ہمراہ برابر کے شریک تھے۔

iii- غزوہ بدر کے موقع پر سواریاں کم تھیں۔ آپ بھی اپنی باری پر ہی سواری پر سوار ہوتے تھے۔

iv- ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک اونچے گھرانے کی عورت چوری کے الزام میں پکڑی گئی۔ لوگوں نے اسے چھڑانے کے لیے بڑی سفارشیں کیں مگر آپؐ نے فرمایا ''اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اس کو بھی سزا دیتا۔

v- ایک مرتبہ ایک سفر میں قیام کے دوران کھانا پکانے کے لیے آپ نے بھی اپنے حصے کا کام کیا اور جنگل سے لکڑیاں لائے۔

2- درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

سوال 1: سیرت طیبہ سے مساوات کی کوئی ایک مثال بیان کریں۔

جواب: غزوہ خندق کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ بھی دیگر صحابہ کے ہمراہ خندق کھودنے میں مصروف رہے۔

سوال 2: اسلام میں فضیلت کی بنیاد کس بات کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب: اسلام میں فضیلت تقویٰ اور پرہیزگاری کو قرار دیا گیا ہے۔

سوال 3: ایک اونچے خاندان کی عورت نے چوری کی تو اس کی سفارش کرنے پر آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو اسے بھی یہی سزا دی جاتی۔

سوال 4: حضرت علیؓ نے قاضی شریح کو انہیں ابوتراب کہنے پر کیا فرمایا؟

جواب: قاضی نے جب حضرت علیؓ کو ابوتراب کے نام سے پکارا تو آپؓ نے قاضی سے فرمایا ''مجھے یہاں کنیت سے پکارنا جو کہ عزت و احترام کے لیے ہے صحیح نہیں۔ بلکہ مجھے اپنے نام علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پکاریں۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- غزوہ احزاب کے دوران آپ کون سے عمل میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ برابر شریک رہے؟
(خندق کی کھدائی، دیوار کی تعمیر، مسجد بنانے)

2- مساوات کے معنی ہیں۔ (برابر ہونے، برابر کرنے، برابر چلنے)

3- آپ تقسیم کس طرف سے شروع کرتے؟
(بائیں، دائیں، آگے)

4- غزوہ بدر جاتے ہوئے آپ کی سواری میں حضرت علیؓ کے علاوہ کون سے صحابی شریک تھے؟
(حضرت عثمانؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابودرداؓ)

جوابات: (1) خندق کی کھدائی (2) برابر ہونے (3) دائیں (4) حضرت ابودرداؓ

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں:

1- حضرت عمرؓ کو عدالت میں دیکھ کر قاضی اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔

2- اگر کسی کو کوئی مقام اور مرتبہ حاصل کرنا ہے تو وہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔

3- انسان کو خاندان، نسل، پیشے، ملک یا مال و دولت کی وجہ سے عظمت اور بڑائی حاصل ہوتی ہے۔

4- اسلام دین فطرت ہے۔

جوابات: (1) غلط (2) درست (3) غلط (4) درست

5- خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1- اسلام .... کا دین ہے۔

2- اسلامی مساوات وطن، قوم، نسل، رنگ اور زبان کی تفریق سے .... ہے۔

3- اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ .... ہے۔

4- آپؐ نے فرمایا: میں اپنے ساتھیوں میں رہ کر .... پسند نہیں کرتا۔

جوابات: (1) فطرت (2) بالاتر (3) متقی (4) امتیاز

4- محنت کی عظمت

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب بیان کریں:

سوال 1: اسلام میں محنت کی عظمت اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی آخران کو بڑائی

اسلام میں محنت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کسی انسان کی عزت و عظمت اس بات میں ہے کہ وہ محنت کرے اور دوسروں کا محتاج

بن کر نہ رہے۔ جو شخص جتنا محنتی ہوتا ہے وہ اتنا ہی عظیم ہوتا ہے۔ دین اسلام میں محنت وعمل پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''الکاسب حبیب اللہ'' ''محنتی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔''

بعض لوگ اپنا کام خود کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے نوکروں سے لیتے ہیں۔ لیکن آپ کے اسوۂ حسنہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی عظمت اور بڑائی اس بات میں نہیں کہ وہ دوسروں سے خدمت لیتا رہے بلکہ اصل عظمت محنت میں ہے۔ آپ نے محنت کی عظمت کی وضاحت کے لیے فرمایا ''کسی شخص نے کبھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمایا ہو''۔ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے 'جو آدمی کھیت تیار کرے گا یا باغ لگائے گا۔ اگر اس کی پیداوار کوئی پرند چرند یا کوئی آدمی کھائے گا تو اس کے ایک ایک دانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائے گی۔'

حضور ﷺ نے ہمیشہ یہ نصیحت فرماتے تھے کہ وہ محنت و مشقت سے اپنی روزی کمائیں اور دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں۔

سوال 2: نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے محنت کی مثالیں پیش کریں۔

جواب: ایک مرتبہ ایک شخص نے آ کر آپ سے سوال کیا۔ وہ شخص تندرست و توانا تھا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ کے گھر میں کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ بچھانے کے لیے ایک چادر اور پینے کے لیے ایک پیالہ ہے۔ آپ نے اس سے وہ دونوں چیزیں منگوا کر ایک صحابیؓ کو دو درہم میں بیچ دیں۔ آپ نے فرمایا ایک درہم سے گھر کے لیے خوراک لے لو اور دوسرے درہم سے ایک رسی اور کلہاڑی خرید و اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچا کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور چند دن میں ان صحابیؓ کے پاس دس درہم اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ اچھا ہے یا وہ مانگنا اچھا تھا۔ محنت نہ کرتے تو قیامت کے دن چہرے پر گدائی کا داغ لے کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوتے۔

تمام انبیاء کرام کسی نہ کسی پیشے سے منسلک رہے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس نہ کی۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

سوال 1: محنت کی عظمت سے کیا مراد ہے؟

جواب: محنت کی عظمت سے مراد ہے کہ جو شخص اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نوازتا ہے۔ اسے مال و دولت سے مالا مال کر دیتا ہے اور دنیا میں باوقار طریقے سے زندگی بسر کرتا ہے۔ فقراء اور غرباء میں تقسیم کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوتا ہے اور فلاح پاتا ہے۔

سوال 2: نبی کریم محنت کی عظمت کے بارے میں لوگوں کو کیا تاکید فرماتے تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اصل عظمت محنت میں ہے آپ نے محنت کی عظمت کے بارے میں فرمایا ''کسی شخص نے کبھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمایا ہو'' آپ کا یہ ارشاد بھی ہے ''جو آدمی کھیت تیار کرے گا یا باغ لگائے گا اگر اس کی پیداوار کوئی پرند چرند یا کوئی آدمی کھائے گا تو اس کے ایک ایک دانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائے گی''۔

سوال 3: محنت سے متعلق رسول اکرم ﷺ کا خود اپنا طرز عمل بیان کریں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو فوقیت دیتے تھے۔ آپ اپنے کپڑے خود دھو لیتے۔ اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگا لیتے۔ اپنے جوتے خود مرمت کر لیتے تھے۔ آپ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں شرم محسوس نہیں فرماتے تھے۔ آپ صرف اپنے ہی کام نہیں کرتے تھے بلکہ دوسروں کے کام بھی کر دیتے تھے۔ آپ بوڑھی اور لاغر عورتوں کا پانی بھر کر لا دیتے۔ ان کا کوئی اور کام ہوتا تو کر دیتے تھے۔

سوال 4: محنت انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ کی وضاحت کریں۔

جواب: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کسی پیشے یا کام کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ محنت اور مشقت کر کے روزی کماتے تھے۔ وہ اپنے حالات و ضروریات کے مطابق مختلف کام اور پیشے اپناتے تھے۔ حضرت آدمؑ کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت ادریسؑ کپڑے سیتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام گلہ بان اور کسان تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے اور آپ بھی گلہ بانی اور تجارت کرتے رہے۔

-3 صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

-1 خود محنت کرنے اور اس میں کوئی عار محسوس نہ کرنے والا ہمیشہ دوسروں کا محتاج رہتا ہے۔

-2 آپ نے اپنے عمل سے ہمیں محنت کی عظمت کا درس دیا ہے۔

-3 محنت سے کام کرنے والے شخص میں غرور پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسروں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

-4 حضرت داؤد علیہ السلام تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔

جوابات: (1) غلط (2) درست (3) غلط (4) درست

-4 خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

Info Hub HRMS SIS SED

1- حضرت نوح علیہ السلام .... تھے۔
2- جو شخص جتنا محنتی ہوتا ہے۔ وہ اتنا ہی .... ہوتا ہے۔
3- محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا .... ہے۔
4- حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ساری ترقی محنت کی .... ہے۔

جوابات: (1) بڑھئی (2) عظیم (3) دوست (4) مرہون منت

5- **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

1- حضرت شعیب علیہ السلام کا پیشہ کیا تھا؟
(تجارت۔ گلہ بانی، زمینداری)

2- آپ نے سائل صحابی کی چیزیں کتنے درہم میں بیچ دیں؟
(دو، تین، پانچ)

3- حضرت آدم علیہ السلام کون سا کام کرتے تھے؟
(صنعت، کھیتی باڑی، مال برداری)

4- انسان کی عزت و عظمت کس بات میں ہے؟
(محنت، صفائی، سیاحت)

جوابات: (1) گلہ بانی (2) دو (3) کھیتی باڑی (4) محنت

5- ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

1- **مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔**

سوال 1: ماحول کی آلودگی کے نقصانات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: ماحول کی آلودگی کے نقصانات: ماحول کی آلودگی کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

1- **فضائی آلودگی:** فضائی آلودگی کی وجہ سے فضا میں موجود قدرتی حفاظتی پردہ یعنی اوزون کی تہہ تباہ ہو رہی ہے۔ اس میں شگاف پڑ رہے ہیں۔ جس سے ٹمپریچر بڑھ رہا ہے۔ گلیشیئر پگھل رہے ہیں اور ایک دن آئے گا جب گلیشیئر پگھل کر پانی تمام خشکی پر پھیل جائے گا اور زندگی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

2- **آبی آلودگی:** فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں کئی زہریلے مادے ہوتے ہیں جو انسانی صحت، فصلوں اور آبی حیات کے لیے نقصان دہ ہیں۔

3- **شور کی آلودگی:** ہمارے اردگرد رکشوں، موٹر سائیکلوں، گاڑیوں، ریل گاڑیوں، ہوائی جہازوں اور چلاتی موسیقی سے جو بے ہنگم شور و غل اور ناپسندیدہ آوازیں پیدا ہو رہی ہیں یہ سب انسانی صحت اور ذہنی سکون کے لیے مضر ہیں۔

سوال 2: اسلام نے ماحول کی آلودگی کے سدباب کے لیے کون سے رہنما اصول بیان کیے ہیں؟

جواب: ماحول کے متعلق اسلامی تعلیمات:

صفائی اور پاکیزگی کو اسلامی تعلیمات میں بنیادی حیثیت حاصل ہے اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"

ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے آنحضرت ﷺ نے درخت لگانے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے اور اسے صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

آلودہ اور تکلیف دہ ماحول کو ختم کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کا ایک ادنیٰ کام راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے۔ آپ راستوں کو صاف رکھنے کی تاکید فرماتے۔ آپ نے درختوں کے نیچے پاخانہ، پیشاب کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

شور و غل کا انسانی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس سے انسانی اعصابی اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں عام گفتگو اور بول چال کے سلسلے میں آواز کو پست رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

2- **درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:**

سوال 1: ماحول کی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہر وہ چیز جو ہمارے ماحول کو خراب کرے اور سب کے لیے تکلیف کا باعث ہو آلودگی کہلاتی ہے۔

سوال 2: ماحول کی آلودگی کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: ماحول کی آلودگی کے اسباب:

1- فضائی آلودگی: گاڑیوں اور فیکٹریوں کا دھواں فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ کر رہا ہے جس سے فضا میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔

شور کی آلودگی: گاڑیوں، ہوائی جہازوں، موسیقی کے شور نے فضا کو مکدر کر دیا ہے جو انسانی صحت پر برا اثر ڈالتا ہے۔

آبی آلودگی: فیکٹریوں، کارخانوں اور گلیوں کا گندا پانی جس میں مضر صحت مواد ہوتا ہے پانی کو آلودہ کر رہا ہے جس سے آبی حیات بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

سوال 3: ماحول کی آلودگی سے بچانے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: اسلام نے صفائی پر بڑا زور دیا ہے۔ فضا کو صاف رکھنے کے لیے درخت لگانے کی تلقین کی ہے کوڑا کرکٹ ادھر ادھر پھینکنے کی

ممانعت کی ہے۔ بے جا درخت کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ اونچی آواز سے بولنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

سوال 4: رسول اللہ ﷺ نے شجرکاری کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے شجرکاری کے متعلق فرمایا ہے کہ درخت لگاؤ، جو درخت اور فصلیں لگاؤ گے اس کا پھل کھانے سے تمہیں بہت اجروثواب ملے گا۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں:

1- صفائی اور پاکیزگی کس چیز کا حصہ ہے؟
(حدیث، قرآن، ایمان)

2- پودے اور درخت کیا مہیا کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے؟ (آکسیجن، ہائیڈروجن، فاسفورس)

3- محسن انسانیت آنحضرت ﷺ نے درخت لگانے کو کون سا عمل قرار دیا ہے؟ (ایثار، سخاوت، صدقہ جاریہ)

4- ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فریضہ ہے۔
(مذہبی، معاشی، اخروی)

جوابات: (1) ایمان (2) آکسیجن (3) صدقہ جاریہ (4) مذہبی

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

1- فضائی آلودگی کی وجہ سے فضا میں موجود قدرتی حفاظتی پردہ یعنی اوزون کی تہہ مضبوط ہو رہی ہے۔

2- ماحولیاتی آلودگی کے سدباب اور بچاؤ کے لیے اسلامی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔

3- پودے اور درخت ماحول کو آلودہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

4- آپؐ نے فرمایا کہ ایمان کا ایک ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔

جوابات: (1) غلط (2) درست (3) غلط (4) درست

5- خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1- ہر وہ چیز جو ہمارے ماحول کو خراب کرے اور سب کے لیے تکلیف کا باعث بنے .... کہلاتی ہے۔

2- آج کل پوری دنیا ماحول کی آلودگی جیسے .... مسئلے سے دوچار ہے۔

3- کیڑے مار زرعی ادویات کے .... استعمال سے بھی فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

4- اللہ تعالیٰ .... رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

جوابات: (1) آلودگی (2) خطرناک (3) غیر محتاط (4) پاک صاف

6- حقوق العباد

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں:

سوال 1: حقوق العباد پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حقوق العباد:** حقوق العباد بندوں کے حقوق۔ انسان ایک جگہ مل جل کر رہتے ہیں تو ان کے درمیان مختلف نوعیت کے تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ ان تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق، حقوق العباد کہلاتے ہیں۔

حقوق العباد کی اہمیت: اسلام زندگی کے ہر معاملے میں واضح اصول پیش کرتا ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ معاشرتی زندگی میں تمام افراد کو ان کے جائز حقوق ملتے رہیں۔ تاکہ وہ سکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں اور اپنی صلاحیتیں معاشرے کی ترقی کے لیے استعمال کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان حقوق کا واضح تعین کر دیا ہے اور ان حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی ہے۔ تاکہ ہم خوشگوار اور مطمئن زندگی گزاریں اور مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رہیں۔

اسلام میں بندوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ اگر کبھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں انسان سے کوتاہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے مگر بندوں کے حقوق کے سلسلے میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو اس وقت تک معافی نہیں ملے گی جب وہ شخص جس سے زیادتی ہوئی ہو یا جس کی حق تلفی ہوئی ہو خود اسے معاف نہ کر دے۔

رسول اکرم ﷺ کی ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن میری امت کا مفلس ترین وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں بہت زیادہ نیکیاں کمائی ہوں گی۔ مگر حقوق العباد کی ادائیگی کی وجہ سے جہنم میں چلا جائے گا۔

سوال 2: مہمانوں کے حقوق قرآن مجید و سنت نبوی اور صحابہ کرام کے طرز عمل کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: مہمانوں کے حقوق: دین اسلام نے مہمانوں کے حقوق ادا کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ ان سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ مہمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دیا گیا ہے۔ مہمانوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور عزت کے ساتھ پیش آنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہمانوں کی عزت و تکریم کے متعلق فرمایا ہے ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے''۔

رسول اکرم ﷺ کے گھر میں جب کوئی مہمان آتا تو آپؐ اس کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے گھر میں جو کچھ ہوتا اس سے مہمان کی خاطر داری فرماتے۔

صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل: صحابہ کرامؓ بھی اپنے مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے جو چیز گھر میں ہوتی اپنے مہمان کو پیش کرتے تھے۔ جس وقت مسلمان مہاجر ہو کر مدینہ آئے تو انصارین نے اپنے مسلمان مہمان بھائیوں کی بڑی خدمت کی۔ اپنی جائیدادیں اور اپنی بیویوں کو طلاق دے کر اپنے مہمان بھائی کا گھر بسایا۔ اس سے بڑھ کر اسلام میں مہمان کی اور کیا خدمت ہو سکتی ہے۔

-2 **مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔**

سوال 1: حقوق العباد کا مطلب بیان کریں؟

جواب: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق عائد ہوتے ہیں انہیں حقوق العباد کہتے ہیں۔

سوال 2: مریض کے حقوق بیان کریں۔

جواب: مریض کی دیکھ بھال، خدمت اور غم خواری کرنا مریض کے حقوق ہیں۔ بیمار کی عیادت کرنا مریض کا حق ہے۔ مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا اس کے بندوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتا۔

سوال 3: قرآن و حدیث کی روشنی میں رشتہ داروں کے حقوق کی وضاحت کریں۔

جواب: رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(i) ''اور رشتہ دار کو اس کا حق دو''۔

(ii) اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے حقوق کا مطالبہ کرتے ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی نظر میں رشتہ داروں کے حقوق:

حضور ﷺ کا فرمان ہے:

''رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا''

سوال 4: دین اسلام میں مہمانوں کے بارے میں کیا تعلیمات ہیں۔

جواب: مہمانوں کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا احترام و اکرام کرے''

جب کوئی مہمان گھر آئے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھتے ہوئے اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کرے۔ ممکن حد تک اسے سکون و آرام پہنچائے۔ اپنی استطاعت کے مطابق اس کی تواضع کرے۔

-3 **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

-1 صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر کیا کیا؟
(چراغ بجھا دیا، چراغ روشن کر دیا، چراغ توڑ دیا)

-2 مریض کی دیکھ بھال، خدمت اور غم خواری کرنا مسلمانوں پر کیا ہے؟
(مستحب، فرض، جائز)

-3 ''عباد'' کون سے لفظ کی جمع ہے؟ (عبادت، عبد، معبود)

-4 والدین اور اولاد کے بعد اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت کس کے حقوق کو دی گئی ہے؟ (رشتہ داروں، مہمانوں، ہمسایوں)

جوابات: (1) چراغ بجھا دیا (2) فرض (3) عبد (4) مہمانوں

-4 **صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں:**

-1 سنت یہ ہے کہ جب کوئی بیمار کے پاس جائے تو اس کی صحت کے لیے دعا کرے اور اسے تسلی اور حوصلہ دے۔

-2 رشتہ داروں سے تعلق جوڑنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہوگا۔

-3 مفلس ترین شخص وہ ہے جس نے دنیا میں نیکیاں کمائیں مگر حقوق العباد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

-4 جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت نہیں کی وہ جنت کے بالا خانے میں ہوگا۔

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) درست (4) غلط

-5 **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پُر کریں۔**

-1 مختلف نوعیت کے تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق .... کہلاتے ہیں۔

-2 اسلام میں بندوں کے حقوق کو .... کے حقوق پر فوقیت دی گئی ہے۔

-3 رشتہ داروں سے تعلق .... جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

-4 رشتے داروں کے ساتھ ...... کرنا اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔

جوابات: (1) حقوق العباد (2) اللہ تعالیٰ (3) توڑنے والا (4) حسن سلوک

باب 5

ہدایات کے سرچشمے / مشاہیر اسلام

-1 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال 1: مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت اور اخلاق پر بحث کریں۔

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں دانش مندی اور فراست کی صفات تھیں۔ علم و ذہانت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں میں

Info Hub HRMS GIS SED

سب سے آگے تھیں۔ فراست اور شیریں بیانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں۔ خانہ داری کے معاملات میں رسول اللہ ﷺ ان سے مشورہ لیتے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ قلیل عرصہ رہیں لیکن جب کسی معاملے پر صحابہ کرامؓ فیصلہ نہ کر پاتے تو انہیں سلجھانے کے لیے حضرت عائشہؓ سے استفادہ فرماتے۔ وہ علم دریا تھیں حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ''میں نے قرآن' فرائض' حلال وحرام' فقہ' اسلامی شاعری' طب' عرب کی تاریخ اور نسب کے علم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

اخلاق وعادات: اخلاقی حیثیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ وہ نہایت قانعہ تھیں' غیبت سے بہت نفرت کرتی تھیں۔ تکبر سے بیزار تھیں اور سب کو تکبر سے دور رہنے کی تلقین فرماتی تھیں۔ وہ خودداری' ہمت' شجاعت' دلیری اور سخاوت کا عملی نمونہ تھیں۔

سوال 2: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علمی مرتبہ اور دینی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: علم اور فضل وکمال: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم وفضل میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھیں۔ علم وفراست اور شیریں بیانی میں سب سے آگے تھیں۔ جب آپؓ گفتگو فرماتیں تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوتے۔ آپؓ کی دانش مندی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ حضور ﷺ کی صحبت میں صرف نو سال دو مہینے رہیں۔ اس قلیل عرصہ میں آپ نبی کریم ﷺ کی ذات سے اس قدر استفادہ کیا کہ ان کے بعد جب کسی معاملے میں صحابہ کرامؓ کوئی فیصلہ نہ کر پاتے تو انہیں سلجھانے کے لیے آپؓ کی خدمت میں آتے اور آپؓ اسے حل کر دیتی تھیں۔ وہ علم کا دریا تھیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جامع ترمذی پر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو کبھی کوئی ایسی مشکل پیش نہیں آئی جس کو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا ہو اور اس کے پاس متعلق معلومات نہ ملی ہوں۔

2- **درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔**

سوال 1: آپؓ کا نام ونسب کیا تھا؟

جواب: آپؓ کا نام عائشہؓ لقب صدیقہ اور حمیرا اور کنیت ام عبداللہ ہے۔

سوال 2: آپؓ نے کون کون سی غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ شرکت کی؟

جواب: آپؓ نے غزوہ احد اور غزوہ بنو مصطلق میں شرکت فرمائی۔

سوال 3: آپؓ کی سخاوت کا ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب: ایک مرتبہ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خدمت میں لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر دیئے اور اپنے لیے کچھ نہ رکھا۔

سوال 4: آپؓ عنہا کے علم وفضل کے بارے میں عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کیا ہے؟

جواب: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے ''میں نے قرآن' فرائض' حلال وحرام' فقہ' اسلامی شاعری' طب' عرب کی تاریخ اور نسب کے علم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا''

3- **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

1- آپؓ کی کنیت کیا تھی؟ (ام عبداللہ' ام حکیم' ام زبیر)

2- آپؓ کی پیدائش بعثت نبوی ﷺ کے کتنے برس بعد ہوئی؟ (چار' پانچ' چھ)

3- آپؓ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں کتنی مدت تک رہیں؟ (نو سال' پندرہ سال' بیس سال)

4- آپؓ کی تدفین کہاں ہوئی؟ (جنت البقیع' مسجد نبوی' مکہ مکرمہ)

جوابات: (1) ام عبداللہ (2) چار (3) نو سال (4) جنت البقیع

4- **صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

1- غزوہ احد اور غزوہ مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرکت کا پتہ چلتا ہے۔

2- آپؓ غزوات میں تیر اندازی کرتی تھیں۔

3- ایک مرتبہ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی خدمت میں لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر دیئے۔

4- آپؓ کی نماز جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) درست (4) درست

5- **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔**

1- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام .... تھا۔

2- ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے .... کے ذریعے سے آپؓ کا عقد نکاح نبی کریم ﷺ سے طے کرایا۔

3- آپؓ کی وفات .... کے مہینے میں ہوئی۔

4- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ .... کے وقت اٹھایا جائے۔

جوابات: (1) زینبؓ (2) خولہ بنت حکیم (3) رمضان (4) رات

2- حضرت فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

1- فرید الدین گنج شکرؒ کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

سوال 1: پیدائش: حضرت فرید الدین گنج شکرؒ ملتان کے قریب کھتوال

جواب: کے مقام پر پیدا ہوئے۔ یہ نسب کے لحاظ سے فاروقی تھے۔

ابتدائی حالات: آپ کے والد صاحب عالم فاضل اور دین دار تھے۔ آپؒ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ تعلیم کی ساری ذمہ داری والدہ کے سر آن پڑی۔ انہوں نے نہایت توجہ سے لخت جگر کی تعلیم و تربیت کی۔ مزید تعلیم کے لیے کھتوال میں کوئی اچھا عالم نہ تھا۔ ملتان ان دنوں علم و دانش کا مرکز تھا۔ وہاں بڑے بڑے نامور علمائے کرام موجود تھے۔ چنانچہ آپ کو ملتان میں منہاج الدین کی مسجد میں تعلیم کے لیے بھیج دیا گیا جہاں ان کی ملاقات جناب خواجہ بختیار کاکی سے ہوئی۔ بابا فرید اپنے مرشد کے حکم پر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے قندھار اور دہلی پہنچے۔

بطور سلسلہ چشتیہ کے سربراہ: حضرت بابا فرید الدین کو حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ نے دہلی میں تبلیغ و ہدایت کی ذمہ داری سونپی جسے آپ نے بطریق احسن سرانجام دیا اور بہت سے لوگوں کو دین اسلام سے روشناس فرمایا۔ مرشد کی وفات پر ان کو سلسلہ چشتیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ آپ معین الدین چشتیؒ اور بختیار کاکیؒ کے بعد اس سلسلے کے تیسرے بڑے شیخ تھے۔

دہلی سے پاک پتن: دہلی سے آپ اجودھن یا پاک پتن میں ڈیرہ نشین ہوئے۔ پاک پتن اس زمانے میں ایک تجارتی مرکز تھا۔ دریائے ستلج کو یہیں سے عبور کیا جاتا تھا۔ دور دور سے طلباء اپنی تعلیمی پیاس بجھانے کے لیے بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے پاس آتے تھے۔

علم و فضل: آپ عربی فارسی کے جید عالم تھے اور صوفی شاعر بھی تھے۔ آپ 93 سال کی عمر پا کر 1266ء میں وفات پا گئے۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: پاک و ہند میں اسلام کن کی کوششوں سے پھیلا؟

جواب: پاک و ہند میں اسلام صوفیائے کرام کی کوششوں سے پھیلا۔ وہ ہمہ وقت تجدید احیائے دین کی کوششوں میں لگے رہے۔

سوال 2: آپ دہلی سے پاک پتن کیوں چلے گئے؟

جواب: دہلی بادشاہت کا مرکز تھا آپ کو عیش و عشرت پسند نہ تھا۔ پاک پتن اس وقت تجارت کا مرکز تھا جہاں بہت سے لوگ آتے جاتے تھے۔

سوال 3: آپ کے پیر و مرشد کون تھے؟

جواب: آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ تھے۔

سوال 4: آپ نے اپنی تکالیف اور مشکلات کا اظہار کس طرح کیا ہے؟

جواب: آپ نے اپنی مشکلات کا اظہار اشعار میں کیا ہے، جن کا مطلب یہ ہے۔

"میں سمجھا تھا کہ دکھ صرف مجھے ہی ہے لیکن دکھ تو سارے جہان کو ہے۔ اوپر چڑھ کر دیکھا تو پتا چلا کہ گھر گھر یہی آگ سلگ رہی ہے۔"

اپنی خاکساری کے متعلق ایک اور شعر بھی کہتے ہیں۔

"فرید خاک کی ناقدری نہ کرو کیونکہ زندگی میں اس پر پاؤں سے کھڑے ہوتے ہیں اور مرنے پر یہ اوپر سے ڈھانپتی ہے"۔

3- **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

1- بابا فرید گنج شکر کا نسب کیا ہے؟ (عثمانی، فاروقی، علوی)

2- آپ کی تعلیم و تربیت کس نے کی؟ (والد نے، والدہ نے، دادا نے)

3- آپکے والد کیا تھے؟ (فوج کے سپہ سالار، عالم دین، بادشاہ)

4- وفات کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ (100 سال، 63 سال، 93 سال)

جوابات: (1) فاروقی (2) والدہ نے (3) عالم دین (4) 93 سال

4- **صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔**

1- آپ ملتان کے نزدیک کھتوال کے مقام پر پیدا ہوئے تھے۔

2- تصوف میں آپ کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے تھا۔

3- مرشد کی وفات پر ان کو سلسلہ چشتیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔

4- انہوں نے خود ہی کہا تھا کہ خشکی کا درخت کب تک قائم رہے گا۔

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) درست (4) غلط

5- **خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔**

1- پاک و ہند میں اسلام .... کی کوششوں سے پھیلا

2- بابا فرید گنج شکر صوفی .... ہیں۔

3- آپ کی وفات سن .... عیسوی میں ہوئی۔

4- پاکپتن اس زمانے میں ایک اہم .... مرکز تھا۔

جوابات: (1) صوفیائے کرام (2) بزرگ (3) 1266ء (4) تجارتی

3- صلاح الدین ایوبی

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: سلطان صلاح الدین ایوبی کے عسکری کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی کی زیر قیادت ایوبی سلطنت نے مصر، شام، یمن، عراق، حجاز اور دیار بکر پر حکومت کی۔ انہیں فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے۔ انہوں نے 1187ء میں یورپ کی متحدہ افواج کو عبرتناک شکست دے کر بیت المقدس کو ان سے آزاد کرایا۔

کارنامے: ان میں جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بیت المقدس کی فتح ان کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ مصر کے بعد صلاح الدین نے 1182 تک شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیے۔ اسی دوران صلیبی سردار رینالڈ کے ساتھ چار سالہ معاہدہ صلح ہو چکا تھا۔ جس کی رو سے دونوں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند تھے۔ لیکن یہ معاہدہ کاغذی تھا۔ عملاً صلیبی بدستور اپنی اشتعال انگیزیوں میں مصروف تھے اور مسلمانوں کے قافلوں کو بدستور لوٹ رہے تھے۔ 1186ء میں رینالڈ مدینہ منورہ پر حملے کی غرض سے روانہ ہوا۔ صلاح الدین ایوبی کی افواج نے اسکی فوجوں کو حطین کے مقام پر جالیا اور عبرتناک شکست دی تیس ہزار عیسائی ہلاک ہوئے اور رینالڈ گرفتار ہوا۔ سلطان نے اپنی تلوار سے اس کا سر قلم کیا۔ اس جنگ کے بعد اسلامی افواج عیسائی علاقوں پر چھا گئی۔

فتح بیت المقدس: حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین نے بیت المقدس کی طرف رخ کیا اور ہفتہ تک کی خونریز جنگ کے بعد عیسائیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ 91 سال بعد بیت المقدس مسلمانوں کے قبضے میں آیا اور تمام فلسطین سے مسیحی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

سوال 2: سلطان صلاح الدین ایوبی کی حکومت کن علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی کی سلطنت مصر، شام، یمن، عراق، حجاز اور دیار بکر تک پھیلی ہوئی تھی۔

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

سوال 1: سلطان صلاح الدین ایوبی کب اور کہاں پیدا ہوا؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی 1138ء میں عراق کے شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔

سوال 2: بیت المقدس کو عیسائیوں سے کب اور کس نے آزاد کرایا؟

جواب: بیت المقدس کو سلطان صلاح الدین ایوبی نے 1187ء میں عیسائیوں سے آزاد کرایا۔

سوال 3: جنگ حطین کن کے درمیان ہوئی تھی؟

جواب: جنگ حطین سلطان صلاح الدین ایوبی اور عیسائیوں کے سردار رینالڈ کے درمیان ہوئی تھی۔

سوال 4: بیت المقدس فتح کرنے کے بعد آپ نے عیسائیوں سے کیا سلوک کیا؟

جواب: بیت المقدس فتح کرنے کے بعد جزیہ لے کر ہر عیسائی کو امان دے دی اور جو غریب جزیہ نہیں ادا کر سکے ان کے جزیے کی رقم صلاح الدین ایوبی اور اس کے بھائی ملک عادل نے خود ادا کی۔

-3 درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 جنگ حطین کب ہوئی؟ (1193ء، 1186ء، 1187ء)

-2 آپ کس کے پاس فوجی افسر تھے؟
(جلال الدین اکبر، شمس الدین التمش، نورالدین زنگی)

-3 آپ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟
(مصر کی فتح، شام کی فتح، بیت المقدس کی فتح)

-4 سلطان صلاح الدین ایوبی نسلاً کیا تھے؟
(قبطی، کرد، ہاشمی)

جوابات: (1) 1186ء (2) نورالدین زنگی (3) بیت المقدس کی فتح (4) کرد

-4 صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

-1 سلطان صلاح الدین سلطنت عثمانیہ کے بانی تھے۔

-2 صلاح الدین کو فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے۔

-3 مصر کے بعد آپ نے 1182ء تک شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لئے۔

-4 حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین نے اندلس کی طرف رخ کیا۔

جوابات: (1) غلط (2) درست (3) درست (4) غلط

-5 خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

-1 آپ تاریخ اسلام کے مشہور.......... میں سے ہیں۔

-2 صلاح الدین کو 564ھ میں.......... کا حاکم مقرر کر دیا گیا۔

-3 صلاح الدین اپنے کارناموں میں .... پر بھی بازی لے گئے۔

-4 بیت المقدس پورے.......... سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا۔

جوابات: (1) فاتحین (2) مصر (3) نورالدین زنگی (4) 91

-4 علامہ ابن خلدونؒ

-1 درج ذیل کا تفصیلی جواب دیں۔

سوال 1: ابن خلدون کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: علامہ ابن خلدون 732ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ تیونس کے مشہور سیاست دان، مورخ اور ماہر سماجیات تھے۔ ان کا پورا نام ابوزید عبدالرحمان تھا اور ابن خلدون کے نام سے شہرت پائی۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مروجہ علوم یعنی قرآن، حدیث، فقہ، علم الکلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کو والئی تیونس کے دربار میں ایک کاتب کی ملازمت مل گئی۔ یہ ملازمت چھوڑ کر غرناطہ میں اقامت پذیر ہوئے۔ یہاں سے پھر مراکش چلے گئے۔ وہاں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جب ان کی شہرت کا آفتاب چمکا تو تیونس کے سب سے بڑے مفتی اور فقیہ محمد بن عرفہ آپ کے مخالف ہو گئے جس کی وجہ سے آپ کو تیونس چھوڑنا پڑا۔ یہاں سے پہلے مصر پہنچے۔ جامعہ ازہر کے طلبا آپ کے پاس آئے۔ جامعہ ازہر میں ایک عرصہ تک فقہ مالکی پڑھاتے رہے ان کی مقبولیت کی وجہ سے فقہ مالکی کی قضا کا منصب آپ کے سپرد ہوا۔ ابن خلدون عظیم شخصیت تھے۔ مصائب ومشکلات سے نہیں گھبراتے تھے۔ پیچیدہ حالات، فرقہ بندیوں، سازشوں اور خودسر بادشاہوں کی صحبتوں میں رہ کر انہوں نے ملکی امور میں بڑی سرگرمی اور امتیاز کے ساتھ حصہ لیا۔ ان کو فقہ، حدیث، عربی ادب اور دینی معارف سمیت اپنے زمانے کے تمام علوم میں مہارت تھی۔ اس کی علمی خدمات کے تین پہلو ہیں۔(i) مورخ (ii) فلسفہ تاریخ (iii) ماہر عمرانیات۔

سوال 2: ابن خلدون کا علمی مرتبہ اور مقام کیا تھا؟

جواب: ابن خلدون کو فقہ، حدیث، عربی ادب اور دینی معارف سمیت اپنے زمانے کے تمام علوم میں مہارت حاصل تھی۔ ابن خلدون نے تاریخی فکر کو ایک نئے مرحلے تک پہنچایا اور واقعات نقل کرنے کی صورت میں تاریخ لکھنے کی روش کو تجزیاتی اور علمی روش میں تبدیل کر دیا۔

ان کی علمی خدمات کا صحیح تجزیہ یہ ہے کہ ان کی تین علیحدہ علیحدہ حیثیتیں ہیں۔

1- مورخ کی حیثیت
2- فلسفہ تاریخ کے بانی کے لحاظ سے
3- عمرانیات میں امام وپیشرو کے اعتبار سے

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1: ابن خلدون کا پورا نام کیا ہے؟

جواب: ابن خلدون کا پورا نام ابوزید عبدالرحمٰن ہے۔

سوال 2: آپ نے علم کی کون سی شاخ کی بنیاد رکھی؟

جواب: آپ نے علم فلسفہ کی بنیاد رکھی۔

سوال 3: آپ کی سیاسی زندگی کیسی تھی؟

جواب: سیاسی لحاظ سے کامیاب نہیں رہے کیونکہ یہ حق گو بے باک اور مشکل حالات میں ثابت قدم رہنا ان کی عادت تھی۔ انہوں نے ملکی امور میں بڑی سرگرمی اور امتیاز کے ساتھ حصہ لیا۔ وہ ایک ماہر سیاستدان، تجربہ کار، مدبر اور اپنی فوج کے ایک نامور اور ممتاز فرد تھے۔ مشورہ میں ان کی رائے صائب تھی۔

سوال 4: ابن خلدون کی شہرت کا سبب کیا ہے؟

جواب: ابن خلدون بطور مورخ، فلسفہ تاریخ کے بانی اور عمرانیات میں امام وپیشرو کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔

3- درست جواب کا انتخاب کریں:

1- ابن خلدون کہاں پیدا ہوئے؟ (مصر، تیونس، قرطبہ)
2- آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ کہاں جاری رکھا؟ (جامعہ ازہر، دارالعلوم دیوبند، جامع مسجد قرطبہ)
3- والئی تیونس کے پاس آپ کو کون سا عہدہ ملا؟ (سپہ سالار، کاتب، وزیر)
4- آپ کی وفات کب ہوئی؟ (850ھ، 808ھ، 810ھ)

جوابات: (1) تیونس (2) جامع ازہر (3) کاتب (4) 808ھ

4- صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

1- ابن خلدون نے تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا۔
2- آپ ایک ماہر سماجیات تھے۔
3- آپ فلسفہ تاریخ کے بانی ہیں۔
4- ابن خلدون نے علم کیمیا کو ایک نئی جہت دی۔

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) درست (4) غلط

5- خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

1- ابن خلدون ایک عرصہ تک جامعہ ازھر میں .... پڑھاتے رہے۔
2- ابن خلدون تیونس کو چھوڑ کر .... میں رہائش اختیار کی۔
3- آخر کار سیاست سے کنارہ کش ہو کر ابن خلدون نے .... کو اپنا مشغلہ بنایا۔
4- ابن خلدون نے .... کر کے مروجہ علوم یعنی قرآن، حدیث، فقہ، علم الکلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق کی تحصیل کی۔
5- ابن خلدون .... شخصیت کے مالک تھے۔

جوابات: (1) فقہ مالکی (2) مصر (3) درس وتدریس (4) قرآن حفظ (5) عظیم

☆☆☆☆